صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر28

منگل 14 جولائی 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 14 جولائی 2015ء 26 رمضان 1436 ہجری 14 وفا 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 161

رمضان کا مہینہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔ (البقرہ:186)

اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔ محسنین رمضان کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مستقل ذریعہ بناتے ہیں

استغفار کے معانی خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا اپنی حمایت میں لے لے

ہر شخص کیلئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ پاک صاف، ایمان میں مضبوط اور برائیوں کو اپنے سے دور کر دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج 22واں روزہ گزر رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت کے عشرے سے گزرتے ہوئے جہنم سے نجات دلانے والے عشرے سے گزر رہے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم نے ان دنوں کے فیض سے کچھ حاصل بھی کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات بغیر کسی شرط کے نہیں ہوا کرتے، ان کے ساتھ بعض شرائط ہوتی ہیں۔ پس ان دنوں کی رحمت سے فیض پانے، مغفرت سے حصہ لینے اور جہنم سے نجات کے لئے بھی کچھ شرائط کا پابند ہونا ضروری ہے۔ ہمیں ان چیزوں سے فیض پانے کے لئے ان باتوں کی تلاش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت دو اقسام کی ہے، پہلی بطور احسان کے ہوتی ہے جس میں انسان کو کوشش نہیں کرنی پڑتی اور اللہ تعالیٰ کی اس رحمت سے تمام لوگ حصہ لے رہے ہیں۔ دوسری قسم کی رحمت اعمال کے ساتھ مشروط ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔ اور محسن وہ ہے جو دوسروں سے نیک سلوک کرے، تقویٰ پر چلنے والا، علم رکھنے والا اور تمام شرائط کے ساتھ کام کو پورا کرنے والا ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جائیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پس اگر دعائیں قبول کروانی ہیں تو پھر محسن بننا ضروری ہے۔ محسنین رمضان کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مستقل ذریعہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس اس رحمت کو جذب کرنے کی ہمیں ضرورت ہے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ شیطان ہر وقت ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اس لئے اس رحمت کو حاصل کرنے کے بعد اس پر قائم رہنے کے لئے اگلے دس دن پھر اللہ تعالیٰ کی مدد اور طاقت تلاش کرو۔ اور وہ طاقت استغفار ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کا دوسرا عشرہ مغفرت کا موجب ہے۔ مومن وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ستاری اور رحمت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے جس کا اظہار اس کی عبادتوں، دوسرے نیک اعمال اور مستقل استغفار کرتے ہوئے ہو اور جب یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت ہمیں اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جائے گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ استغفار کے حقیقی معانی خدا تعالیٰ سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقے کے اندر لے لے۔ فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے دوسرے عشرے کو مغفرت کا عشرہ بیان فرما کر ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مستقل حصہ لینے کیلئے، اپنی فطری کمزوریوں سے بچنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے اس کی پناہ میں آؤ۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے اکثر اس سوچ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتے ہوئے دوسرے عشرے سے گزرے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ رمضان کا آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے کا عشرہ ہے تو جب انسان اللہ تعالیٰ کی چادر میں بھی لپٹ جائے، اس کی مغفرت سے روشنی کی طاقت پکڑ کر اس پر قائم بھی ہو جائے، پھر اگر مستقل اس کی مغفرت طلب کرتا رہے تو جہنم کے دروازے صرف رمضان میں ہی نہیں بلکہ ان تیس دنوں کی عبادات اور حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادائیگی اور توبہ و استغفار کی مستقل عادت ہمیشہ کے لئے بند کر دے گی۔ فرمایا کہ جہنم سے نجات بھی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے اور جنت کا ملنا بھی اس دنیا میں ہوتا ہے اور ان دونوں کے وسیع اثرات مختلف حالتوں اور رنگوں میں انسان کو اگلے جہان میں ملتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آخری عشرے میں ایک مومن کے لئے آنحضرت ﷺ نے لیلۃ القدر کی بھی خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ لیلۃ القدر پانے کے لئے ایمان اور نفس کا محاسبہ ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ ہر وہ شخص جو روزوں اور لیلۃ القدر سے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے گزر رہا ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی بخشش کی امید رکھنی چاہئے۔ پس ایک مومن کو ہر وقت یہ احساس رہے کہ خدا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ نبی کے زمانہ کو بھی لیلۃ القدر کہا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ ہر شخص کے لئے اس کی لیلۃ القدر وہ ہے جب وہ دنیا کی گندگیوں اور میلوں سے پاک اور صاف ہو گیا، اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہو گیا اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے تمام برائیوں کو اپنے سے دور کر دیا۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے بہت سے اس لیلۃ القدر کو بھی پانے والے ہوں جو قبولیت دعا کا خاص موقع ہے۔ آمین

حضور انور کا خطبہ عید الفطر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 19 جولائی 2015ء بروز اتوار بیت الفتوح لندن میں خطبہ عید الفطر ارشاد فرمائیں گے۔ جو پاکستانی وقت کے مطابق دوپہر 2:30 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو نشر کیا جائے گا۔ احباب اس سے بھرپور استفادہ فرمائیں۔

خطبہ عید سے نصف گھنٹہ قبل عید سپیشل ٹرانسمیشن شروع ہوگی جو خطبہ عید کے تین گھنٹہ بعد تک جاری رہے گی۔

☆..................☆..................☆

نصاب ششماہی دوم واقفین نو

(17 سال سے زائد عمر واقفین نو/واقفات نو)

قرآن کریم: قرآن کریم پارہ 17 نصف آخر معہ ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

تاریخ اسلام: دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود صفحہ 103 تا 234

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: کشتی نوح

علمی مسائل: ختم نبوت ۔ قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

جو واقفین نو/واقفات نو قبل ازیں چاروں ششماہیوں کا امتحان دے چکے ہیں ان کے لئے یہ پیپرز لازمی نہیں تاہم بہتر ہے کہ وہ بھی دوبارہ یہ پیپر حل کریں تا کہ ان کے علم میں مزید اضافہ ہو۔ جو واقفین نو /واقفات نو چاروں ششماہیوں کا امتحان دے چکے ہیں وہ دیباچہ تفسیر آن کا امتحان دیں گے۔ مربیان/ معلمین کرام/اور جامعہ احمدیہ / مدرسۃ الظفر میں زیر تعلیم واقفین نو ان امتحانات سے مستثنیٰ ہونگے۔

متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں

مورخہ 2/اگست 2015 کو امتحان ہوگا۔

واقفین نو/واقفات نو اس کی تیاری کریں۔

سیکرٹریان وقف نو/معاونہ صدر واقفات نو اور مربیان/ معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تیاری میں مدد کریں۔

(وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مشعل راہ

رمضان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 31/ اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (سورۃ البقرۃ آیت 186-187) کی تشریح میں فرماتے ہیں:

’’اگر لوگ پوچھیں کہ روزہ سے کیسے قرب حاصل ہوسکتا ہے تو کہہ یعنی میں قریب ہوں اور اس مہینہ میں دعائیں کرنے والوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ چاہئے کہ پہلے وہ ان احکاموں پر عمل کریں جن کا میں نے حکم دیا ہے اور ایمان حاصل کریں تا کہ وہ مراد کو پہنچ سکیں اور اس طرح سے بہت ترقی ہوگی۔‘‘ (الحکم 17/ نومبر 1907ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس بارہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

’’روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے ماہ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سر الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو میں قبول کروں گا لیکن ان کو چاہئے کہ میری باتوں کو قبول کریں اور مجھے مانیں۔ انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے خدا بھی ویسے ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ (لعلھم یرشدون) سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے اور بھی باتیں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔‘‘

(الحکم 24 جنوری 1904ء صفحہ 12)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ

’’رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے، دعاؤں کا مہینہ ہے‘‘۔ (الحکم 24/ جنوری 1901ء)

پھر اسی آیت کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایہ یقین پہنچتا ہے۔ لیکن چاہئے کہ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں! اور نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے کہ جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے۔

(ایام الصلح، دینی خزائن جلد 14 صفحہ 260-261)

حدیث میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کو خوب یاد کیا کرو یہاں تک کہ لوگ کہیں کہ یہ مجنون شخص ہے۔ یہ ہے اللہ کو یاد کرنے کا طریق۔

حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیج دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔ (کنزالعمال)

(روزنامہ الفضل 19/ اکتوبر 2004ء)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

شوال کے روزے۔ سال بھر کے روزے

ماہ شوال کے چھ روزوں کی اہمیت و برکات

اللہ جل شانہ نے اپنی پیاری کامل کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں اعلان فرمایا ہے۔

کہ جو نیکی کرے تو اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے۔ (سورۃ الانعام آیت 161)

روزہ کی جزا

خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو ہر ایک نیکی کے لئے جزا بیان فرمائی ہے جو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے لیکن روزہ ایک ایسی مبارک عبادت ہے کہ جس کے بارے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:۔

’’تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا یا میں خود اس کا بدلہ ہوں اور روزہ آگ سے بچانے کے لئے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے‘‘۔

(جامع الترمذی ابواب الصوم)

سال بھر کے روزے

ماہ رمضان کے بعد شوال کی چھ روزے سنت رسول کریم ﷺ سے ثابت ہیں اور صلحاء ان کی پابندی کرتے چلے آرہے ہیں۔ ماہ رمضان کے تیس اور شوال کے چھ یعنی کل چھتیس روزے سال بھر کے روزوں کا اجر و ثواب عطا کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے!

’’حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں‘‘۔

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستة ایام من شوال)

شوال کے مسنون روزہ کا التزام

حضرت مسیح موعود شوال کے چھ روزوں کا باقاعدہ التزام فرمایا کرتے تھے۔ اس بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھ کو معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجتمند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھا لیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے۔ خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے تھے ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول ص 14 از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

قادیان میں شوال کے روزوں کا اہتمام

رمضان شریف کے فرض روزوں کی ادائیگی کے بعد شوال کے مسنون روزوں کا اہتمام قادیان میں بڑی شان سے ہوا کرتا تھا۔ احمدی احباب اس سنت مبارکہ پر بڑی خوشی اور بیتابی سے عمل پیرا ہوتے۔ اس نیک عمل کو جاری رکھنے کے لئے قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنے خطبہ عید الفطر 29 مئی 1922ء میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

’’رمضان ختم ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کا طریق تھا کہ شوال کے مہینہ میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے اس کا اہتمام کیا تھا کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحب کی عمر زیادہ ہوگئی تھی اور بیمار بھی رہتے تھے اس لئے دو تین سال بعد آپ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم نہ ہو وہ سن لیں اور جو غفلت میں ہوں وہ ہوشیار ہو جائیں کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں چھ روزے رکھیں۔ اگر مسلسل نہ رکھ سکیں تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں‘‘۔

(خطبات محمود جلد اول ص 71)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سنت طیبہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

آج دنیا میں دعوت الی اللہ کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ دین کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھا رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ تائید و نصرت بھی اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے

اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور آئندہ بھی فرماتا رہے گا

اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے

اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں

جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 مئی 2015ء بمطابق 29 ہجرت 1394 ہجری شمسی بمقام فرینکفرٹ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔ پھر اس کے بعد خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ وہ خلافت قائم ہوگی جو نبی کے طریق پر چلنے والی ہوگی۔ اس کے ذاتی مفادات نہیں ہوں گے۔ وہ نبی کے کام کو آگے بڑھانے والی ہوگی۔ لیکن ایک عرصے کے بعد یہ خلافت جو راشد خلافت ہے ختم ہو جائے گی۔ یہ نعمت تم سے چھینی جائے گی۔ پھر ایسی بادشاہت قائم ہو جائے گی جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 285 مسند النعمان بن بشیر حدیث:18596 عالم الکتب بیروت 1998ء)

ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اسلام کی تاریخ میں مختلف ادوار میں آنے والے مسلمان سربراہان حکومت اپنے آپ کو خلفاء کہلاتے رہے۔ یہ بتاتے رہے کہ ان کا مقام خلیفہ کا مقام ہے لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کی اکثریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے جو پہلے چار خلفاء ہیں ان کو ہی خلفائے راشدین کا مقام دیتی ہے۔ انہی کا دور خلافت راشدہ کا دور کہلاتا ہے۔ یعنی وہ دور جو ہدایت یافتہ اور ہدایت پھیلانے والا دور تھا جو اپنے نظام کو اس طرح چلاتے رہے جس طرح انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چلاتے دیکھا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق اس نظام کو چلایا۔ خاندانی بادشاہت نہیں رہی بلکہ مومنین کی جماعت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء انہیں پہنائی۔ لیکن ان کے علاوہ باقی خلفاء خاندانی بادشاہت کو ہی قائم رکھتے رہے اور حرف بہ حرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جب پہلی دو باتوں میں یہ پیشگوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی تو جو آخری بات آپ نے بیان فرمائی اس میں بھی ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے ہی پورا ہونا تھا کہ اس دنیا داری......کو دیکھ کر وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا قیامت قائم رہنے والی شریعت کے ساتھ بھیجا تھا اس کا رحم جوش مارتا اور خلافت علی منہاج نبوت کو دنیا میں دوبارہ قائم فرماتا۔............

پس اللہ تعالیٰ کے یہ تمام فضل ہر احمدی سے تقاضا کرتے ہیں کہ اس کا شکر گزار بنتے ہوئے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی لائیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کے ماننے والوں کا فرض ہے۔ تبھی اس بیعت کا حق ادا کر سکیں گے۔ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ایمان کو ثریا سے زمین پر لانا تھا اور اپنے ماننے والوں کے دلوں کو اس سے بھرنا تھا اور ہر احمدی یقیناً اس بات کا گواہ ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے دکھایا۔ لیکن اس ایمان کا قائم کرنا صرف آپ کی زندگی تک محدود نہیں تھا یا چند دہائیوں تک محدود نہیں تھا بلکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت علی منہاج نبوت کی خوشخبری دے کر خاموشی اختیار کی تو پھر اس کا مطلب تھا کہ اس ایمان کو تا قیامت زمین پر اپنی شان و شوکت سے قائم رہنا ہے اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شمار کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ اس ایمان کو اپنے دلوں میں بٹھا کر اس پر ہمیشہ قائم رہے۔ یہ ان ماننے والوں کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد

آپ کے طریق پر چلنے والے نظام خلافت کے ساتھ جڑ کر اس ایمان کے مظہر بنتے ہوئے اسے دنیا کے کونے کونے میں پھیلائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کریں۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا اور اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو بھیجا ہے۔ اور اسی کام کی سرانجام دہی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے تا قیامت رہنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود نے جماعت کو اپنے اس دنیا سے جانے کی غمناک خبر کے ساتھ یہ خوشخبری بھی دی تھی اور فرمایا تھا کہ ''قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے''۔ فرمایا ''کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔ (رسالہ الوصیت۔ دینی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

پس ایمان کو زمین پر قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے بعد اس دوسری قدرت کو جاری فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ مخالفینِ دین خوش ہوں کہ دین دوبارہ دنیا سے ختم ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ شیطان دندناتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا ہے۔ اس لئے اس نے ایمان کو حضرت مسیح موعود کے بعد جاری نظام خلافت کی مدد کرتے ہوئے دنیا میں قائم رکھنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا بھی فرض قرار دیا ہے جو اس نظام سے جڑنے کا دعویٰ کرتے ہیں کہ اس ایمان کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے خلافت کے مددگار بنیں اور اپنے عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ مصمم ارادہ کریں کہ ہم نے اپنے ایمان کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسروں کو بھی ایمان کی روشنی سے آشکار کرنا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنّت ہے کہ وہ دو قدرتیں دکھلاتا ہے اور ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دوسری قدرت نظام خلافت ہے۔ پس نظام خلافت کا دینی ترقی کے ساتھ ایک اہم تعلق ہے اور شریعت (-) کا یہ ایک اہم حصہ ہے۔ دینی ترقی بغیر خلافت کے ہو ہی نہیں سکتی۔ جماعت کی وحدت خلافت کے بغیر قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے ہر ایک جو خلافت سے وابستہ ہے اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے کہ خلافت کا جماعت میں جاری رہنا ایمان کا حصہ ہے اور اس بات کو وہ لوگ بھی جانتے تھے جو جماعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات پر فتنہ اٹھانے والوں کی باتوں کو رد کر کے خلافت سے وابستہ رہنا چاہتے تھے۔ ان کو پتا تھا کہ ہمارا ایمان قائم رہ ہی نہیں سکتا اگر ہم میں نظام خلافت نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ان لوگوں کی قربانیوں کی وجہ سے ان لوگوں کے ایمان میں پختگی کی وجہ سے آج ہم میں سے بہت سے جو اُن بزرگوں کی نسلوں میں سے ہیں نظام خلافت کے فیض سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے زیادہ کوشش اور قربانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر الزام لگانے والوں نے بڑے بڑے الزام لگائے لیکن جو آپ کے دل کی کیفیت نظام خلافت کو بچانے کے لئے تھی اس کی ایک جھلک مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ میں ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ یہ بھی تاریخ کا حصہ ہے اور فتنوں سے بچنے کے لئے ہمیں تاریخ پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ اسی طرح ایمان میں مضبوطی کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ یہ مضبوطی کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے وفات پائی تھی یعنی اس گھر میں جس گھر میں اس کے ایک کمرے میں میں نے مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر کہا کہ خلافت کے متعلق کوئی جھگڑا پیش نہ کریں کہ ہونی چاہئے یا نہ ہونی چاہئے اور اپنے خیالات کو صرف اس حد تک محدود رکھیں کہ ایسا خلیفہ منتخب ہو جس کے ہاتھ میں جماعت کے مفاد محفوظ ہوں اور جو (دین) کی ترقی کی کوشش کر سکے۔ چونکہ صلح ایسے ہی امور میں ہو سکتی ہے جن میں قربانی ممکن ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا جہاں تک ذاتیات کا سوال ہے میں اپنے جذبات کو آپ کی خاطر قربان کر سکتا ہوں لیکن اگر اصول کا سوال آیا تو مجبوری ہوگی کیونکہ اصول کا ترک کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ ہمارے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے کہ ہم خلافت کو ایک مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور خلافت کے وجود کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر آپ خلافت کے وجود کو ناجائز قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ابھی ابھی ایک خلیفہ کی بیعت سے آپ کو آزادی ملی ہے۔ یعنی مراد تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت تو آپ لوگوں نے کی تھی اور اب ان کی وفات ہوئی ہے۔ آپ کو اس سے آزادی ملی ہے یعنی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد اب آپ کہتے ہیں کہ ہمیں خلافت نہیں چاہئے اور ہم خلافت سے آزاد ہوگئے۔ حضرت مصلح موعود نے انہیں کہا کہ چھ سال تک آپ نے بیعت کئے رکھی اور جو چیز چھ سال تک جائز تھی وہ آئندہ بھی حرام نہیں ہو سکتی اور وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ کا حکم ہو وہ تو بالکل بھی نہیں ہو سکتی۔ آپ کی اور ہماری پوزیشن میں یہ ایک فرق ہے کہ آپ اگر اپنی بات کو چھوڑ دیں تو آپ کو وہی چیز اختیار کرنی پڑے گی جسے آپ نے اب تک اختیار کئے رکھا۔ یعنی خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کئے رکھی۔ لیکن ہم اگر اپنی بات چھوڑیں تو وہ چھوڑنی پڑے گی جسے چھوڑنا ہمارے عقیدہ اور مذہب کے خلاف ہے اور جس کے خلاف ہم نے کبھی عمل نہیں کیا۔ پس انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ آپ وہ راہ اختیار کر لیں جو آپ نے آج تک اختیار کئے رکھی تھی اور ہمیں ہمارے مذہب اور اصول کے خلاف مجبور نہ کریں۔ باقی رہا یہ سوال کہ جماعت کی ترقی اور (دین) کے قیام کے لئے کون مفید ہو سکتا ہے سو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت مولوی محمد علی صاحب کو کہا کہ جس شخص پر آپ متفق ہوں گے اسے ہم خلیفہ مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی اکثریت یہ چاہتی تھی کہ نظام خلافت قائم ہو۔ حضرت مسیح موعود کا واضح ارشاد جماعت کے سامنے تھا۔ جب یہ میٹنگ زیادہ لمبی ہوگئی۔ مولوی محمد علی صاحب ضد کرتے چلے گئے تو لوگوں نے دروازے پیٹنے شروع کر دیئے اور شور مچایا کہ جلدی فیصلہ کریں اور ہماری بیعت لیں۔ بہر حال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کو میں نے کہا کہ آپ کے خدشات میں نے دُور کر دیئے ہیں اس لئے آپ کے سامنے اب یہ سوال ہونا چاہئے کہ خلیفہ کون ہو۔ یہ نہیں کہ خلیفہ ہونا نہیں چاہئے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں جانتا ہوں اس لئے آپ زور دے رہے ہیں کہ آپ کو پتا ہے کہ خلیفہ کون ہوگا۔ حضرت مصلح موعود نے کہا لیکن میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو نہیں پتا کہ کون ہوگا۔ خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ میں اس کی بیعت کر لوں گا جسے آپ یعنی مولوی محمد علی صاحب چنیں گے جب میں آپ کے منتخب کردہ کی بیعت کر لوں گا تو پھر کیونکہ خلافت کے مؤیدین خلافت کی تائید کرنے والے میری بات مانتے ہیں مخالفت کا خدشہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ لیکن مولوی صاحب نے نہ ماننا تھا نہ مانے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ جو بدظنیاں کرتے رہتے ہیں میرے پے۔ میں اپنا دل چیر کر آپ کو کس طرح دکھاؤں۔ میں تو جو قربانی میرے امکان میں ہے کرنے کو تیار ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد جب یہ دروازہ کھولا گیا باہر نکلے تو مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام پیش کیا اور جماعت نے آپ کو مجبور کیا کہ آپ بیعت لیں۔ آپ نے بڑا کہا کہ مجھے تو بیعت کے الفاظ بھی یاد نہیں۔ مولوی سرور شاہ صاحب نے غالباً کہا کہ میں پڑھتا جاتا ہوں اور یوں اس دوسری قدرت کے قائم ہونے میں یہ جو فتنہ پردازوں نے فتنہ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو پورا کرتے ہوئے ناکام و نامراد کر دیا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد دوسری مرتبہ پھر قائم فرما دی۔ اور جو خلافت سے دور ہٹے ہوئے تھے وہ بڑے دینی عالم بھی تھے، دنیاوی عالم بھی تھے، پڑھے لکھے بھی تھے، تجربہ کار بھی تھے، صاحب ثروت و حیثیت بھی تھے، انجمن کے تمام خزانے کو بھی اپنے قبضے میں کئے ہوئے تھے لیکن وہ لوگ ناکام و نامراد ہی ہوتے گئے۔ مولوی صاحب خلافت ثانیہ کے انتخاب کے بعد نہ صرف وہاں سے، قادیان سے چلے گئے بلکہ ان غیر مبائعین نے نظام خلافت کو ختم کرنے کے لئے بعد میں بھی بڑی فتنہ پردازیاں جاری رکھیں۔ لیکن ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ خلافت کے نظام کو جاری رکھنے کا تھا۔ جب یہ لوگ ہر طرح سے ناکام ہو کر قادیان چھوڑ کر جا رہے تھے اور خزانہ بھی بالکل خالی کر گئے تھے۔ جاتے ہوئے تعلیم الاسلام

سکول کی عمارت کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ دس سال نہیں گزریں گے کہ ان عمارتوں پر آریوں اور عیسائیوں کا قبضہ ہوگا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 72 تا 75)

لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ کس شان سے اپنے وعدے پورے فرماتا ہے۔ کس طرح اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پورا کرتا ہے۔ کس طرح حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دی گئی خوشخبری کو نہ صرف پورا فرماتا ہے بلکہ آج تک ہر روز ایک نئی شان سے پورا فرماتا چلا جارہا ہے۔ وہ دس سال کی بات کرتے تھے کہ اس سے پہلے ہی آریہ اور عیسائی یہاں قبضہ کرلیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں کی اپنی شان ہے۔ وہ دس سال بھی گزر گئے اور اس کے بعد بھی کئی دہائیاں گزر گئیں اور آج اس بات کو 101 سال ہوگئے ہیں لیکن نہ صرف انتہائی نامساعد حالات کے باوجود قادیان ترقی کر رہا ہے جس میں پارٹیشن کا واقعہ بھی شامل ہے جب جماعت کو وہاں سے نکلنا پڑا اور صرف چند سو درویشوں کو وہاں درویشی کی زندگی گزارنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ اور اب تو قادیان میں نئی سے نئی جدید عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ ایک سکول پر قبضہ کرنے کی بات کرتے تھے۔ کئی کروڑ روپے کی لاگت سے نئے سکول بن رہے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کے کام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بہت وسعت اختیار کر چکے ہیں اور پھر قادیان ہی نہیں دنیا کے بہت سے ممالک میں خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ جماعت کی کئی کئی منزلہ عمارتیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ثبوت دے رہی ہیں۔ دنیا کے ہر مذہب کے افراد تک (دین) کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔ پس یہ تائید ہے اللہ تعالیٰ کی خلافت احمدیہ کے ساتھ جس کے نظارے ہم روز دیکھ رہے ہیں۔

جرمنی بھی ان فیوض سے خالی نہیں ہے جو خلافت احمدیہ سے جڑنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پہنچا رہا ہے۔ ابھی چند دن پہلے جماعت جرمنی کی دو ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ نے مل کر پانچ منزلہ عمارت خریدی جو ایک اعشاریہ سات ملین یا سترہ لاکھ یورو کی خریدی گئی۔ وہ خزانہ جس میں خلافت کے مخالفین نے ایک روپے سے بھی کم رقم چھوڑی تھی اور ہنستے تھے کہ دیکھیں اب کس طرح نظام چلے گا۔ اس خلافت سے وابستہ ایک ملک کی دو ذیلی تنظیموں نے آج ایک پانچ منزلہ وسیع عمارت تقریباً انیس کروڑ روپے سے بھی زیادہ مالیت خرچ کر کے خریدی ہے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی تائید نہیں تو اور کیا ہے۔ جو خلافت سے علیحدہ ہوئے ان کا مرکزی نظام بھی درہم برہم ہوگیا۔ ان کے نیک فطرت اس وقت بھی جب ان کو احساس ہوا اور آج بھی جب ان کو یا ان کی نسلوں کو احساس ہوتا ہے تو ان میں سے بھی جماعت احمدیہ مبائعین میں شامل ہو رہے ہیں اور خلافت کے جھنڈے تلے آرہے ہیں۔

پھر آج دنیا میں (دعوت الی اللہ) کا کام خلافت احمدیہ کے نظام کے تحت ہی ہو رہا ہے۔ جب دنیا میں (دین) کا نام بدنام کیا جارہا ہے تو (دین) کی خوبصورت تصویر جماعت احمدیہ ہی دکھارہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ خود بھی خلافت احمدیہ کی سچائی دنیا پر ثابت کر رہا ہے۔ بعض واقعات حیرت انگیز ہوتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو جماعت کی سچائی کے ساتھ خلافت کے ساتھ اپنی تائید و نصرت کے بارے میں بھی بتاتا ہے۔ صرف جماعت احمدیہ کی سچائی ہی نہیں بلکہ خلافت کے ساتھ بھی جو تائید و نصرت اللہ تعالیٰ دکھارہا ہے وہ بھی غیروں کو دکھاتا ہے اور یوں سعید فطرتوں کے سینے کھولتا ہے۔ ایک دو باتوں کا، واقعات کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں۔

نائیجر افریقہ کا ایک ملک ہے وہاں کے ہمارے (مربی) نے لکھا کہ نو مبائعین کی ٹریننگ کلاس میں دس امام حضرات کے ساتھ ساتھ ایک گاؤں وو گونہ (Ougna) کے چیف بھی حاضر ہو گئے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ امام صاحب کے بجائے آپ خود کیوں آ گئے ہیں؟ یہ کلاس تو امام حضرات کی ٹریننگ کے لئے ہے تو انہوں نے بتایا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ اماموں کی کلاس ہے لیکن کل رات جب میں نے امام صاحب کو کلاس میں شامل ہونے کا پیغام دیا تو اس نے انکار کر دیا اور بتایا کہ مجھے شہر کے سنی علماء جو وہابی تھے انہوں نے بتایا ہے کہ احمدی کافر ہیں۔ یہ چیف کہتے ہیں کہ مجھے بڑی حیرانی ہوئی اور دکھ بھی ہوا کہ احمدی کافر کیسے ہو سکتے ہیں اور یہ کہ اگر یہ کافر ہیں تو ان کو گاؤں میں (دعوت الی اللہ) کرنے کی اجازت تو بحیثیت چیف میں نے دی ہے۔ اس لئے میں تو دوگنا کافر ہو گیا۔ اس لئے میں نے رات کو بہت دعا کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ افریقہ کے رہنے والے اَن پڑھ لوگ ہیں، عقل نہیں۔ گاؤں میں رہنے والے یہ چیف زیادہ پڑھے لکھے بھی نہیں ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کا خوف تھا سعید فطرت ہیں۔ کہتے ہیں میں نے رات بہت دعا کی اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی کی دعا کرتے کرتے سو گیا۔ اس بات کی بڑے بڑے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔ پھر انہوں نے حلفیہ بیان دیا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں پہلے آسمان سے ستارے اتر آئے ہیں اور پھر ان کے پیچھے پیچھے چاند۔ میں ان کو پاس سے دیکھ رہا ہوں مگر ان میں روشنی نہیں ہے اور پھر اچانک آسمان سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخصیت میرے گھر میں اترتی ہے اور اس گھر میں داخل ہوتے ہی یعنی اس شخص کے داخل ہوتے ہی ستارے اور چاند حیرت انگیز طور پر روشن ہو گئے اور سارا گھر روشنیوں سے جگمگا اٹھا اور میرے دل میں یہ بات زور سے داخل ہو گئی کہ یہ تو احمدیوں کی کوئی شخصیت ہے اور میں آگے بڑھ کر اسے سوال کرتا ہوں کہ آپ احمدیوں کے مربی ہیں یا خلیفہ۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔ مربی صاحب نے ان کو تصویریں دکھائیں۔ البم دکھایا تو انہوں نے فوری طور پر اپنی انگلی میری تصویر پہ رکھ کر کہا اور بار بار قسمیں کھا کر کہا کہ انہی کو میں نے اپنے گھر میں آسمان سے اترتے دیکھا تھا اور انہی کی آمد سے میرا گھر روشن ہو گیا تھا۔

پھر گیمبیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سامبا باین (Samba Mbayen) ایک گاؤں ہے۔ جب وہاں (دعوت الی اللہ) کی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود کی آمد کے بارے میں بتایا گیا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کے لئے شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے امام اور گاؤں کی ترقیاتی کمیٹی کے چیئر مین نے برجستہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی آمد کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آج وہ پہلی مرتبہ امام مہدی کی آمد کا سن رہے ہیں اور جب سے احمدیت کو دیکھا ہے بہت متأثر ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ صرف احمدی ہی حقیقی (مومن) ہیں کیونکہ ان کے پاس خلافت کی طاقت ہے جو سب کو ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ اور جب ان کو میرے بارے میں انہوں نے بتایا، تصویر دکھائی تو کہنے لگے کہ ہم اسے دیکھتے ہیں اور اس شخص کو میں روز ٹی وی پر دیکھتا ہوں اور پھر سارے افراد نے جو تقریباً تین سو پچاس کے قریب تھے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جب انہوں نے قرآن کریم کا ترجمہ تین مقامی زبانوں میں دیکھا تو کہا کہ احمدیت ہی سچا (دین) ہے۔ کسی اور فرقے کو یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی جیسا کہ احمدی کر رہے ہیں اور آخر پر کہا کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت پر قائم رہیں گے اور پیچھے نہیں ہٹیں گے کیونکہ سچا (دین) تو یہی ہے اور دوسرے (-) ہمیں دھوکہ دیتے ہیں۔

پھر اب اسی دورے میں آخن (Aachen) کی اس (بیت) کے افتتاح کے موقع پر اور ہناؤ (Hanau) کی (بیت) کے افتتاح کے موقع پر مقامی لوگوں نے جو مختلف طبقات کے تھے، سیاستدان بھی تھے، کاروباری بھی تھے، ٹیچر بھی تھے اور دوسرے پڑھے ہوئے لوگ بھی تھے۔ مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ان میں سے بہت سوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور ایک نے کہا کہ میری بہت سے احمدیوں سے واقفیت ہے اور احمدیت کے بارے میں میں سمجھتی تھی کہ بہت سمجھتی ہوں اور مجھے اس واقفیت کی وجہ سے بہت کچھ پتا ہے لیکن کہنے والے کو انہوں نے کہا کہ جو تمہارے خلیفہ کی باتیں سن کر مجھ پر اثر ہوا ہے وہ پہلے نہیں ہوا۔ مجھے (دین) کے متعلق حقیقت اب صحیح طور پر پتا چلی ہے جو دل میں اتری ہے۔ تو یہ فضل ہیں اللہ تعالیٰ کے جو خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

میں تو ایک عاجز انسان ہوں۔ اپنی حالت کا مجھے علم ہے میری کوئی خوبی نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت سے تائید کا وعدہ فرمایا ہے، نصرت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا تعالیٰ یقیناً سچے وعدوں والا ہے وہ ہمیشہ خلافت کی تائید و نصرت فرماتا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی فرماتا رہے گا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا ہے۔ یہ دوسری قدرت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کی تائید کے اظہار ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پس جو اپنے ایمان میں مضبوط رہیں گے وہ نشانات اور

تائیدات دیکھتے رہیں گے۔ پس اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے رہیں۔ خلافت احمدیہ سے اپنے تعلق کو جوڑیں اور اس حق کی ادائیگی کی طرف توجہ بھی دیں جس کا خدا تعالیٰ نے خلافت کا انعام حاصل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ خلافت کی نعمت (دین) کے اول دور میں اُس وقت چِھن گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آ گئی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس فیض سے وہ لوگ محروم ہو جائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔ اگر ان شرائط پر عمل نہیں کریں گے جو خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں تو وہ محروم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ خوف کو امن میں بدلنے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن ان لوگوں سے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کریں۔ پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور احسن رنگ میں ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ پھر فرمایا لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا۔ کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔

پس اس دنیا میں جہاں انسان کی مختلف ترجیحات ہیں اور خاص طور پر ان ترقی یافتہ ممالک میں جہاں مادیت کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان مادیت کی چیزوں کو بعض لوگوں نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر ترجیح دینی شروع کر دی ہے یا دیتے ہیں۔ دنیاوی فائدہ کے اٹھانے کے لئے غلط بیانی اور جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پس ایسے لوگ خلافت سے صحیح فیضیاب نہیں ہو سکتے۔ یہاں جرمنی سے مجھے کسی نے خط لکھا کہ ان کا ایک زیر (دعوت) دوست تھا وہ سب مسائل اور صداقت حضرت مسیح موعود کا قائل ہو گیا۔ جب اس شخص نے اپنے دوست کو یہ کہا کہ پھر بیعت کر کے جماعت میں آ جاؤ تو کہنے لگا کہ میں بہت سے احمدیوں کو جانتا ہوں بعض میرے اردگرد جو میرے قریبی ہیں جو ٹیکس چوری بھی کرتے ہیں۔ جو جھوٹ سے بھی کام لیتے ہیں، جو اور بھی غلط کاموں میں ملوث ہیں۔ تو میں تو بہر حال یہ سب غلط کام نہیں کرتا۔ میں ٹیکس بھی پورا ادا کرتا ہوں۔ اگر ٹیکسی چلاتا ہوں تو اس کے بھی پیسے پورے دیتا ہوں تو پھر میں کس طرح ان میں آ جاؤں۔ اس لئے ان سے بہتر ہوں باوجود اس کے کہ باقی تمہارے عقائد مان لیتا ہوں۔ گو اس کا یہ جواب غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کو نہ مان کر وہ خود ملزم بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اسے یہی کہنا ہے کہ تمہارے سامنے جو حقیقت آ گئی تو تم نے چند لوگوں کو دیکھ کر اس کا انکار کیوں کیا۔ تمہیں جو میرا حکم تھا تم نے وہ کیوں نہ مانا۔ لیکن ایسے احمدی اپنے غلط رویوں سے دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم رہیں گے اور ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دُور ہٹا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام کرنے والے ہیں۔

پس جو حضرت مسیح موعود کے نام کو بدنام کرنے والے ہیں تو انہوں نے پھر آپ کی جاری خلافت کے فیض سے کیا حصہ لینا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کام کرنے والوں اور عہدیداروں سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ یہ برکت جو آپ کے کام میں ہے یا جو آپ کو اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے یہ صرف اور صرف خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر کوئی ایک کوڑی کا بھی کام نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی بعض کاموں کے اچھے نتائج کو دنیاوی علم اور عقل اور محنت کی وجہ سمجھتا ہے تو یہ محض اس کی خوش فہمی ہے۔ دین کے نام پر کئے جانے والے کام میں خلافت سے علیحدہ ہو کر ایک ذرہ کی بھی برکت نہیں پڑے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ علیحدہ ہونے والوں نے نتیجہ دیکھ لیا۔ روز بروز ان کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ ان کی مرکزیت ختم ہو رہی ہے۔ ان کا نظام بے سہارا ہو رہا ہے۔ پس یہ خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر رہی ہے اور بہتر نتائج نکل رہے ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے اس لئے دین کی ترقی کے لئے ہر کوشش کو اس نے خلافت سے وابستہ کر دیا۔

پس اگر کسی عہدیدار کے دل میں کبھی میں آئے یا خود پسندی پیدا ہو تو اسے استغفار کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پس جماعت احمدیہ کی ترقی میں نہ علماء کی علمیت کام دے رہی ہے، نہ عقلمند کی عقل کام دے رہی ہے، نہ دنیاوی علم رکھنے والے کا علم و ہنر کام دے رہا ہے۔ اگر کسی دینی علم رکھنے والے، اگر کسی عقلمند کی عقل، اگر کسی دنیاوی علم والے کی علمیت، اگر ماہرین کے ہنر جماعت کے کاموں میں غیر معمولی نتائج پیدا کر رہے ہیں تو یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وابستگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا ان نتائج کا وعدہ ہے اور اس لئے وہ عطا فرما رہا ہے۔ دنیاداروں میں یا دنیاداری میں بیشک علم عقل اور ہنر کام دے سکتا ہے لیکن جماعت میں رہنے والے کو بہر حال بہترین نتائج کے لئے جماعتی کاموں میں خاص طور پر اپنے آپ کو خلافت کا تابع فرمان کرنا ہوگا۔

اسی طرح علماء کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے یعنی نئے ماننے والے اور نئے نوجوان اور بچے جنہیں خلافت کے ساتھ حقیقی تعلق کا اِدراک نہیں ہے تو وہ انہیں اس سے آگاہ کریں، اس بارے میں بتائیں۔ اسی طرح عہدیدار بھی ذمہ دار ہیں۔ بعض عہدیدار ایسے ہیں جو منتخب ہو کر عہدیدار تو بن جاتے ہیں لیکن دین کا انہیں کچھ پتا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے عہدے کو بھی دنیاوی عہدے کی طرح سمجھتے ہیں۔ میرے سامنے جب بعض لوگ کہتے ہیں کہ میرے پاس فلاں عہدہ ہے تو میں انہیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ عہدہ نہ کہو خدمت کہو اور اگر خدمت دین کا اللہ تعالیٰ نے موقع دے دیا ہے تو اپنے دینی علم کو بھی بڑھائیں اور اپنے اخلاص اور وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں۔ ایسے عہدیدار بھی ہیں یا ہوتے ہیں جو اپنی اہمیت کی طرف تو توجہ دلانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ہم عہدیدار ہیں لیکن خلافت کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ سال میں ایک یوم خلافت منا کر ہم نے فرض ادا کر دیا۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ بتایا تھا حضرت مصلح موعود کے حوالے سے کہ جتنا زور جماعت کو خلافت سے تعلق کے بارے میں دیا جانا چاہئے اتنا نہیں دیا جاتا۔ اب میرے کہنے پر بعد میں جلسوں میں تقاریر تو شروع ہو گئی ہیں لیکن اس بات کو راسخ کرنے کی بہت ضرورت ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سنو اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنا خلافت سے تعلق بڑھاؤ۔ جو لوگ اس بات کو سمجھتے ہیں وہ اپنی حالتوں میں بھی غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں کینیڈا سے تقریباً سو سے اوپر خدام اور امریکہ سے دو سو سے اوپر خدام مختلف عمروں کے مجھے لندن ملنے کے لئے آئے۔ ان میں نئے بیعت کرنے والے بھی شامل تھے۔ تین دن رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کے تأثرات بالکل مختلف تھے۔ عجیب اخلاص اور وفا کا اظہار ان سے ہو رہا تھا جس کو دیکھ اور سن کر حیرت ہوتی ہے اور بعد میں جا کر بھی انہوں نے ان باتوں کا اظہار کیا اور اپنی ان حالتوں کی تبدیلی کا اظہار کیا۔ یہ عہد کیا کہ ہم نمازوں میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ جماعت کے ساتھ وابستگی میں باقاعدگی رکھیں گے۔ یہ عہد کیا کہ خلافت سے اپنے تعلق کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اس سے پہلے نہ ان کو خلافت کے تعلق کے بارے میں اتنا بتایا گیا تھا، نہ ان کو تجربہ تھا۔ بیشک ذاتی ملاقات سے دونوں طرف سے ایک تعلق اور محبت کا خاص رنگ پیدا ہوتا ہے لیکن مختلف واقعات کے ذریعہ علماء اور عہدیدار خلافت کی اہمیت کو جماعت میں وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں تو ایمانوں میں مضبوطی اور مزید جِلاء پیدا ہوتی ہے۔ عہدیدار خلافت کے نمائندے کے نام پر اپنی اہمیت تو واضح کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں کہیں عہدیدار کھڑا ہوگا وہ کہے گا مَیں خلافت کا نمائندہ ہوں اور ان عہدیداروں میں مرد بھی شامل ہیں اور لجنہ کی صدرات بھی شامل ہیں اَور عہدیدار بھی شامل ہیں لیکن خلافت سے تعلق کو اس طرح انہوں نے ذہنوں میں نہیں ڈالا جس طرح ڈالنا چاہئے۔ اگر یہ عہدیدار خلافت کی اہمیت اور تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے تو ان عہدیداروں کی اہمیت خود بخود بڑھ جائے گی۔

پس یہ علماء کی ذمہ داری ہے۔ اس میں سب لوگ شامل ہیں چاہے وہ مربیان ہیں، عہدیداران ہیں یا دین کا علم رکھنے والے ہیں کہ خلیفۂ وقت کا دست و بازو بنیں۔ اپنے عمل کو بھی خلیفۂ وقت کے تابع کریں اور دوسروں کو بھی نصیحت کریں۔ یہ تصور غلط ہے کہ ایک دفعہ کہہ دیا تو بات ختم ہو گئی۔ یہ نصیحت اور تعلق کے اظہار کا بار بار ذکر ہونا چاہئے۔

ایک خطبہ میں اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود نے مربیان اور علماء کو ایک بڑی اہم نصیحت فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر مومن جو دین کا درد اور سلسلہ سے اخلاص رکھتا ہے اور جو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ نیک نامی کے ساتھ دنیا میں قائم رہے اور اسلام کو وہی عزت پھر حاصل ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئی تھی اور اس کام کے لئے حضرت مسیح موعود کی کوششیں باطل اور رائیگاں نہ جائیں تو اس کا فرض ہے کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کر کے اس کام میں لگ جائے کہ ذہنی طور پر بھی جماعت کی اصلاح ہو جائے۔ ایسے لوگوں کا فرض ہے کہ جس طرح شادی کے موقع پر لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں (بعض جگہوں پہ رواج ہوتا ہے چھوارے بانٹے جاتے ہیں اور لوگ اپنی جھولیاں پھیلا دیتے ہیں) کہ اس میں چھوارے گریں۔ اسی طرح جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 18 صفحہ 214-215)

اللہ تعالیٰ افراد جماعت کو بھی اور علماء اور عہدیداران کو بھی یہ توفیق دے کہ خلافت کی باتوں کو نہ صرف سننے والے ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں۔ یہ لوگ یوم خلافت پر صرف وفا کا اظہار کر دینا یا وفا کا اظہار کر کے یوم خلافت کی مبارکباد دے کر اپنے آپ کو فرض ادا کرنے والے نہ سمجھیں۔ اللہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہم خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں۔

☆☆............☆☆............☆☆............☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ کے ایک طفل ثمر بلال ابن مکرم محمد افضل صاحب نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 17 جون 2015ء کو اس کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم وجاہت احمد قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے۔ اور آخر پر محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو نور قرآن سے منور فرمائے، اس کے احکامات کو سمجھنے، ان پر عمل کرنے کی توفیق دے اور قرآن کریم کی سچ باقاعدگی سے تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم رائے ناصر احمد صاحب کھرل دارالنصر غربی اقبال ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

مکرم ٹھیکیدار سعود احمد صاحب انچارج علوم الف سیکٹر فیصل آباد کے ایک ہسپتال سے آپریشن کے بعد گھر آ گئے ہیں اور بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ دے اور فعال درازی عمر سے نوازے۔ آمین

۞ مکرم محمد شبیر ہرل صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ عرصہ پانچ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ بایاں دھڑ مکمل طور پر مفلوج ہے پہلو بھی بدل نہیں سکتیں۔ مکمل معذوری کی حالت میں پانچ سال سے بستر پر پڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اہلیہ کو جلد کامل شفا بخشے۔ آمین

۞ مکرم قمر احمد شفیق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم نسیم احمد سیفی صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کو تقریباً دو ہفتے قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ سر میں ٹیومر کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم رانا مبین کاشف خاں صاحب ایڈووکیٹ کارکن دارالقضاء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ کی والدہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سیف الرحمٰن خاں صاحب آف شورکوٹ کینٹ ضلع جھنگ مورخہ 4 جولائی 2015ء کو اچانک برین ہیمبرج کی وجہ سے بعمر 64 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ان کا جسد خاکی شورکوٹ سے ربوہ لایا گیا مورخہ 5 جولائی کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء نے دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتی تھیں آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز، کم گو اور ہمدردی خلق رکھنے والی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے خاوند، 4 بیٹے مکرم ڈاکٹر رانا مبشر احمد صاحب سابق سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع پشاور، مکرم رانا طیب احمد صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ حال مقیم یوگینڈا، مکرم رانا طاہر احمد صاحب ناظم اطفال علاقہ لاہور، مکرم رانا وقاص احمد صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مقامی ربوہ، 6 بیٹیاں مکرمہ نیر سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد حسین صاحب چک نمبر 87 ڈھول ماجرہ ضلع فیصل آباد، مکرمہ رفعت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر رانا محمد سعید صاحب ککی نوشورکوٹ، مکرمہ طلعت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا اسد اللہ صاحب چک نمبر 88 ج۔ب فیصل آباد، مکرمہ مبشرہ شہزادی صاحبہ اہلیہ مکرم رانا انعام اللہ خاں صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع خوشاب، مکرمہ طیبہ فردوس صاحبہ اہلیہ خاکسار، مکرمہ مدثرہ رحمٰن صاحبہ، 5 بھائی مکرم رانا احمد علی صاحب آف یو کے، مکرم رانا محمد آصف قمر صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ کینٹ، مکرم رانا شرافت علی صاحب مینیجر الکیمسٹس گولبازار ربوہ، مکرم رانا انور علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 497 ضلع جھنگ، مکرم رانا رفاقت علی صاحب چک 497 ضلع جھنگ، دو بہنیں مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد سلیم صاحب چک 497 ضلع جھنگ اور مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد عظیم صاحب مرحوم سانگھڑ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم محمد افضل متین صاحب معلم سلسلہ حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر نواز صاحب ابن مکرم محمد یار صاحب بعمر 59 سال ساکن حویلی مجوکہ ضلع سرگودھا بقضائے الٰہی مورخہ 15 مئی 2015ء کو صادق ہسپتال سرگودھا میں وفات پا گئے۔ اسی روز شام 4 بجے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مکرم ناصر نواز صاحب پنجاب کے مختلف اضلاع میں محکمہ پولیس کے سپاہی تھے۔ دیانتدار، حیادار، کم گو اور صبر کرنے والے انسان تھے۔ سلسلہ کے لئے دلیر اور واقفین کے لئے نہایت عزت و احترام سے پیش آتے۔ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے، ایک بیٹی اور اہلیہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں مقام قرب میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ فرسٹ ائیر

۞ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول میں امسال فرسٹ ائیر کے درج ذیل گروپس میں داخلہ کا شیڈیول حسب ذیل ہوگا۔

(1) پری میڈیکل (2) پری انجینئرنگ (3) آئی سی ایس (4) ریاضی، اکنامکس، سٹیٹ (5) سٹیٹ، اکنامکس، جغرافیہ (6) فائن آرٹس، کمپیوٹر، جغرافیہ (7) آئی کام۔

شیڈیول داخلہ جات

دستیابی داخلہ فارم: 15 جولائی 2015ء سے

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ:

6/اگست 2015ء دوپہر 12 بجے تک

انٹرویو: 10/اگست صبح 8 بجے

میرٹ لسٹ: 13/اگست صبح 9 بجے

ادائیگی واجبات: 15 تا 20/اگست

آغاز تدریس: 23/اگست 2015ء

نوٹ: داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات منسلک کرنا ہوں گی۔

☆ چار عدد حالیہ رنگین تصاویر ہلکے نیلے یا وائٹ بیک گراؤنڈ پر

☆ تصدیق شدہ رزلٹ کارڈ کی کاپی

☆ کریکٹر سرٹیفیکیٹ جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔

☆ کمپیوٹرائزڈ ب فارم کی تصدیق شدہ کاپی۔

(نظارت تعلیم)

مورچری کی سہولت

۞ احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

www.foh-rabwah.org

047-6213909,6213970,6211373

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆............☆............☆☆

ایم ٹی اے کے پروگرام

18 جولائی 2015ء

12:15 am	تلاوت قرآن کریم
1:20 am	درس رمضان المبارک
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء
3:10 am	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
4:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	سیرت النبیؐ
6:10 am	درس القرآن
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء
9:05 am	تلاوت قرآن کریم
9:55 am	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:00 pm	الترتیل
12:25 pm	سٹوری ٹائم
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2015ء
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	درس القرآن 30 جنوری 1987ء
5:30 pm	Andalucia
6:00 pm	تلاوت قرآن کریم
6:10 pm	درس حدیث
6:30 pm	الترتیل
6:55 pm	بنگلہ پروگرام
7:55 pm	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	Andalucia
11:50 pm	Chef's Corner

نیا عزم اور نیا ارادہ

زندہ قوموں کے افراد نئے عزم اور نئے ارادہ سے ترقی کے میدان میں آگے بڑھا کرتے ہیں اور ان کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک زندہ قوم کے افراد ہیں۔ آپ کا اپنے دینی اور مرکزی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں نئے عزم اور نئے ارادہ سے کوشاں ہونا بھی آپ کا ترقی کی طرف قدم ہوگا۔ اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆............☆............☆

ربوہ میں سحر وافطار 14 جولائی

انتہائے سحر	3:35
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14 جولائی 2015ء

8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ستمبر 2009ء
1:45 pm	رمضان المبارک۔ دینی وفقہی مسائل
4:00 pm	درس القرآن 3 جنوری 1987ء
11:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2015ء (عربی ترجمہ)

اتھوال فیبرکس
سیل۔ سیل۔ سیل
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل سیل
سپیشل رمضان آفر جلدی آئیں فائدہ اٹھائیں
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد جابر اتھوال: 0333-3354914

جے توں میرا ہو ہوویں سب جگ تیرا ہو
وردہ فیبرکس کی طرف سے
جماعت احمدیہ عالمگیر کو عید مبارک ہو

احباب جماعت کو دلی عید مبارک ہو
مردانہ، لیڈیز اور بچگانہ عید کے لئے
تمام قسم کی ورائٹی دستیاب ہے۔
سروس شوز پوائنٹ
وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0476212762
/servisshoespointrabwah

رشید بوٹ ہاؤس
شوز سیل میلہ
مردانہ ورائٹی Rs 350/=
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی Rs 200/=
گولبازار ربوہ فون: 0476213835

ماہ رمضان کا خاص تحفہ
رشید برادرز ٹینٹ سروس اینڈ پکوان سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ
پکی پکائی دیگوں اور آرڈر پر دیگوں کی تیاری کا مرکز
معیار اور وزن کی گارنٹی
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ فون 047-6211510
0344-7801578

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

عید شوز میلہ
11 جولائی سے عید چاند رات تک مردانہ، لیڈیز اور بچگانہ تمام قسم کی ورائٹی پر 20% ڈسکاؤنٹ
مس کولیکشن شوز اقصیٰ روڈ ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

بسم اللہ فیبرکس
پروپرائٹر ڈوگر برادرز
بوتیک اینڈ میچنگ سنٹر عید کا سپیشل تحفہ
بیڈشیٹ ہر قسم کی سنگل ڈبل۔ تاول۔ جائے نماز۔ دسترخوان
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0300-7716468

سپیشل رمضان آفر
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی
سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3، بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
کولر اینڈ گیزر ہماری جاب پر تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784
047-6215522

FR-10

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

11 جولائی سے چاند رات تک مردانہ
لیڈیز، بچگانہ تمام قسم کی ورائٹی پر
20% ڈسکاؤنٹ
باٹا شوز شوروم
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ